کے علاوہ شہر کے متعدد ارباب علم وادب حضرات بھی شریک طعام تھے۔ خوب سیر ہوکر کھانا کھایا۔ اور پھر فوراً بس اڈہ کے لئے روانہ ہوگیا۔ سید صاحب، مولانا ضیاء الدین اصلاحی اور مولوی عمیر الصدیق صاحب نے رفاقت کی۔ بس اڈہ سے ٹیکسی کے ذریعہ ۱۱ بجے بنارس پہونچا اور وہاں سے جنتا ٹرین میں سوار ہوکر ۹ کی صبح کو علی گڈھ پہونچ گیا۔ دارالمصنفین کی خاموش، پرسکون اور راحت بخش فضاء اور خالص علمی وادبی ماحول دیکھکر جی چاہتا تھا کم از کم پانچ چھ دن ٹھہروں مگر یہ ممکن نہ تھا۔ بہرحال ارباب جامعۃ الفلاح اور ارکان دارالمصنفین نے جس تکریم و اعزاز اور پر خلوص محبت و دلجوئی کا معاملہ کیا ہے وہ رسمی شکریہ کے حدود سے ماوراء ہے

---

(۲) لکھنؤ میں چند برس سے مولانا ابوالکلام آزاد میموریل سوسائٹی مولانا علی میاں کی صدارت میں قائم ہے ۲۶ مارچ کو اس کا سالانہ جلسہ مغرب کے بعد گنگا پرشاد میموریل حال میں منعقد ہوا۔ علی گڈھ سے ڈاکٹر محمد اقبال انصاری، ڈاکٹر ریاض الرحمٰن خاں شیروانی اور پروفیسر محمد عثمان ادھمی کی معیت میں اس جلسہ میں شریک ہوا بلکہ مولانا علی میاں کی تحریک پر صدارت میں نے ہی کی۔ الشیخ عبدالمنعم النمر وزیر اوقاف مصر کی قیادت میں جو وفد دیوبند آیا ہوا تھا خصوصی دعوت پر اس جلسہ میں شریک تھا جلسہ کا آغاز قاری عبدالباسط (مصر) کی سحر انگیز قراءت سے ہوا اسکے بعد الشیخ عبدالمنعم النمر نے جنہوں نے مولانا آزاد پر تحقیقی مقالہ لکھکر ڈاکٹریت کی سند لی ہے عربی میں تقریر کی، اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ہوا۔ پھر علی الترتیب مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی اور مرکزی وزیر جناب ضیاء الرحمٰن انصاری نے مولانا آزاد کو خراج عقیدت پیش کیا، آخر میں میں نے چند کلمات کہے اور ۹ بجے قاری عبدالباسط کی دعا پر جلسہ ختم ہوگیا جلسہ بہت شاندار ہوا۔ ہال کے باہر بھی بڑا مجمع تھا۔ ایک سیمینار کا انتظام بھی تھا جس میں شرکت کیلئے دور دور سے ارباب علم اور دانشور آئے تھے مگر بعض وجوہ سے وہ منعقد نہ ہوسکا۔ یونس صاحب خالدی اور عبدالجبار صاحب سوسائٹی کے بڑے سرگرم اور فعال کارکن ہیں۔ اب سوسائٹی نے اپنے کاموں کی توسیع و ترقی کا ایک بڑا منصوبہ بنایا ہے خدا کرے اس میں کامیابی ہو۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد کا حق خاطر